

دعوت و تبلیغ کا داعی

سلسلہ نمبر 162 رمضان 1447ھ 2026 مارچ



جمعہ

سے چھٹکارا پائیے

ڈاکٹر مفتی نعمان مہتمم
رئیس و مہتمم

الجامعۃ البنویۃ العالمیۃ

شمارکہ
شعبہ
تصنیف
و تحقیق

الجامعة البنوية العالمية لدراسة العلوم الشرعية على الطريقة النافذة

- (1) منگ بنیاد : 1978ء
 (2) مہتمم اول : مفتی محمد نعیم
 (3) منگلی و دیگر منگلی طلباء : 4500 عدد
 (4) تعلیمی شعبہ جات : طالبات : 700 عدد

اساتذہ و حفظہ قرآن ۲ درجہ، فقہی ۳، تخصص فی الفقہ ۴، تخصص الشریعہ ۵، تخصص فی الحدیث ۶، دارالسنن و التفتیح ۷، دارالافتاء و القضاء ۸، کان لائن ایڈیو ۹، انٹرنیٹ میڈیا کالج ۸، انفونیک کالجیٹ ۹، عربی، انگریزی، پانچویں لیگ، بی بی سی، ۱۰ شعبہ جات۔

(5) رفاہی، سماجی، خیر نصابی شعبہ جات:

۱۔ بنوریہ و پبلسٹیٹرز ۲۔ بنوریہ اسکورڈ پبلسٹیٹرز (۳ BSDC) میڈیکل سینٹر ۳۔ وفاق السجاد ۵۔ امانت نو مسلم ۵۔ اخبار المدارس ۶۔ بنوریہ میڈیا ۷۔ شرعیہ کونسل ۸۔ تعمیرات ۹۔ پورٹ ۱۰۔ سیکورٹی ۱۱۔ اکاؤنٹس ۱۲۔ کان لائن فتاویٰ ۱۳۔ اصلاح اعمال ۱۴۔ فارن انفیز ۱۵۔ شعبہ جوازا

(6) طالبانہ جامعہ اندرون ملک:

۱۔ مدرسہ تحفہ القرآن ناظم آباد گول مارکیٹ ۲۔ جامعہ درامات الاسلامیہ ناظم آباد نمبر ۷ نزد عباسی شہید ہسپتال ۳۔ جامعہ حفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی ۴۔ جامعہ عربیہ اسلامیہ کٹر سو سائٹی اسکیم ۳۳ ایواکھن اسفہانی روڈ نزد مہینہ ٹاؤن تھانہ گلشن اقبال ۴۔ مدرسہ دارالقرآن گلشن اقبال کراچی ۵۔ مدرسہ مسجد مدینہ فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، ۹۔ جامع مسجد و مدرسہ عمر ابن الخطابؓ بلاک A، ۴ گلشن اقبال عقب ٹیل ہسپتال

(7) بیرون ملک جامعہ سے ملحق ادارے:

☆ مسجد تحفہ القرآن، ملائیشیا ☆ دارالعلوم نیویارک، امریکہ ☆ لندن اسلامک سینٹر، برطانیہ

☆ دارالعلوم الاسلامیہ، ملائیشیا ☆ مدرسہ اصحاب الصفہ، استنبول ترکی ☆ اسلامی مرکز گیماس، امریکہ ☆ بینک اسلامی مرکز تھائی لینڈ

(8) اشاعت کی تعداد: اساتذہ کرام 265، عملیات 50، شعبہ بیرون 40، ملازمین 85 کل تعداد 440

(9) جامعہ کی ذریعہ آمدن: عامۃ الناس کے چند سے، غیر حضرات کے تعاون کے علاوہ عطیات، ذکوہ، خیرات، نقدیہ صوم و صلوة وغیرہ

(10) ماہانہ اخراجات = 18,000,000/-، سالانہ اخراجات = 216,000,000/- اکیس کروڑ ساڑھے لاکھ روپے

(11) بنوریہ وڈن: طلباء و طالبات کھینے ایسا ماحول فراہم کرنا جس میں سیکھنے کے مواقع اور کوالٹی ایجوکیشن فراہم کرنے کے ساتھ مہذب اور شانستہ معاشرے کے ہر شعبہ ہائے زندگی میں تشکیل کھینے رجال کلا فراہم کرنا۔

(12) اہلی: آپ سے گزارش ہے کہ اپنی ہر قسم کی سہی کرنے کے بعد کے طلباء و طالبات کا حسب استطاعت ذکوہ و خیرات،

صدقات، عمدتہ انظر، نقدیہ صوم و صلوة و دیگر خدمات میں تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

(آخری عشرے سے شوال کے چھ روزوں تک مکمل رہنمائی)

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اور درود و سلام ہو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔

محترم قارئین! زندگی ایک سفر ہے اور اس سفر کا سب سے اہم مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچ کر جنت الفردوس میں داخل ہونا ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار مواقع عطا فرمائے ہیں، اور ان میں سے ایک بہت ہی خاص اور قیمتی موقع رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔

رمضان کیا ہے؟ یہ صرف بھوک پیاس کا مہینہ کیوں نہیں؟ رمضان المبارک کو عام طور پر صرف بھوک پیاس برداشت کرنے کا مہینہ سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ آپ اسے ایک سالانہ ٹریننگ کیمپ سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے ایک کھلاڑی سال بھر کی تیاری کے لیے ایک خاص ٹریننگ کیمپ میں جاتا ہے، جہاں اسے سخت محنت، نظم و ضبط اور تربیت سے گزارا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ بالکل اسی طرح،

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

رمضان کا مہینہ ہمیں سال بھر کی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنے کی تربیت دیتا ہے۔ اس میں ہم صرف بھوکے پیاسے نہیں رہتے، بلکہ ہم اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھتے ہیں، صبر کرنا سیکھتے ہیں، اللہ کا قرب حاصل کرنا سیکھتے ہیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔

یوں تو رمضان کا پورا مہینہ ہی بابرکت ہے، لیکن اس کا آخری عشرہ (آخری دس دن) سب سے زیادہ خاص اور فضیلت والا ہے۔ آپ اسے کسی امتحان کے آخری دن یا کسی ریس کا آخری راؤنڈ سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے امتحان کے آخری دنوں میں طالب علم اپنی پوری توجہ پڑھائی پر مرکوز کر دیتا ہے، یا ریس کے آخری راؤنڈ میں کھلاڑی اپنی پوری طاقت لگا دیتا ہے تاکہ وہ جیت سکے۔ اسی طرح، رمضان کے آخری دس دن وہ ہیں جب ہمیں اپنی تمام تر کوششیں اللہ کی عبادت میں لگانی چاہئیں تاکہ ہم اس مہینے کی برکات کو مکمل طور پر حاصل کر سکیں۔ ان دنوں میں اللہ کی رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کے پروانے سب سے زیادہ تقسیم ہوتے ہیں۔

یہ جامع گائیڈ آپ کی رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے تاکہ آپ رمضان کے آخری عشرے اور شوال کے چھ روزوں کی اہمیت، فضائل اور عملی طریقوں کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ آپ کو جہنم سے بچنے اور جنت پانے کا ایک آسان اور واضح راستہ بتایا جائے، جس پر عمل کر کے آپ اللہ کی رضا حاصل کر سکیں اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہر بات کو سادہ زبان

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

میں، روزمرہ کی مثالوں سے اور عام فہم سوال و جواب کے انداز میں پیش کریں تاکہ کوئی بھی پہلو تشنہ نہ رہے۔

جہنم سے آزادی کا مطلب کیا ہے؟

نجاتِ نار کا مطلب ہے جہنم کی آگ سے بچ جانا۔ یہ صرف آگ سے بچنا ہی نہیں، بلکہ اس کا گہرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ کر اس کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ جب اللہ ہم سے راضی ہو گا تو وہ ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ ایک مسلمان کا سب سے بڑا خواب اور سب سے بڑی کامیابی ہے۔

جہنم سے آزادی کے لیے کیا ضروری ہے؟

جہنم سے آزادی کوئی خود کار عمل نہیں، بلکہ اس کے لیے ہمیں کچھ بنیادی اصولوں پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ یہ اصول ایک مضبوط عمارت کی بنیادوں کی طرح ہیں:

1 پختہ ایمان: اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر، کتابوں پر، فرشتوں پر، تقدیر پر اور آخرت پر سچا اور مضبوط یقین رکھنا۔ یہ سب سے پہلی اور بنیادی شرط ہے۔

2 سچی توبہ: اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر اللہ سے معافی مانگنا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا

3 نیک اعمال: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نیک کام کرنا، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، صدقہ و خیرات اور

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

لوگوں کے حقوق ادا کرنا

4 استقامت: نیکی کے راستے پر ثابت قدم رہنا اور مشکل حالات میں بھی اللہ کی اطاعت سے پیچھے نہ ہٹنا۔ جو شخص ان اصولوں پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرماتے ہیں۔

اللہ کی رحمت اور ہماری توبہ:

اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پناہ ہے اور وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ رمضان کا مہینہ اس کی رحمت کے خاص نزول کا مہینہ ہے، اور اس میں ہمیں اپنی توبہ کے ذریعے اس رحمت کو حاصل کرنے کا بہترین موقع ملتا ہے:

اللہ کی بے پناہ رحمت اللہ تعالیٰ کی رحمت بے کراں ہے اور وہ اپنے بندوں پر ہر وقت مہربان رہتا ہے، لیکن رمضان المبارک میں اس کی رحمت کا ظہور کچھ خاص انداز میں ہوتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔ اللہ کتنا مہربان ہے؟

مثال: آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کتنی محبت کرتی ہے، اس کی ہر تکلیف پر تڑپ اٹھتی ہے اور اسے ہر مشکل سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ اس کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

بھی زیادہ جوش میں ہوتی ہے، جیسے ایک بادشاہ کسی خاص موقع پر اپنے قیدیوں کو معاف کر دیتا ہے۔

رمضان میں رحمت کا خاص نزول کیوں ہوتا ہے؟

مثال: رمضان میں اللہ کی رحمت اس لیے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ یہ مہینہ ہی رحمتوں اور برکتوں کا ہے۔ آپ اسے ایسے سمجھیں جیسے کسی دکان پر **سیل (Sale) لگی ہو اور ہر چیز سستی مل رہی ہو۔ لوگ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ چیزیں خریدتے ہیں۔ اسی طرح، رمضان میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور مغفرتوں کی سیل لگا دیتے ہیں تاکہ بندے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما سکیں اور جہنم سے آزادی حاصل کر سکیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **بِاللَّهِ عِتْقَاءٌ مِّنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ**

(اللہ تعالیٰ کے لیے ہر رات جہنم سے آزاد کیے جانے والے بندے ہیں)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کے پورے مہینے میں، ہر رات اللہ تعالیٰ بے شمار لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتے ہیں۔ یہ آزادی صرف آخری عشرے یا شب قدر کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ پہلے دن سے لے کر آخری دن تک، ہر رات اللہ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اور وہ اپنے گناہگار بندوں کو معاف کر کے جہنم سے نجات عطا فرماتے ہیں۔ افطار کے وقت، سحری کے وقت اور دن کے ہر لمحے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

کیا یہ آزادی صرف نیک لوگوں کے لیے ہے؟

نہیں، یہ آزادی صرف نیک لوگوں کے لیے نہیں، بلکہ ان گناہگاروں کے لیے بھی ہے جو سچے دل سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے اور وہ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ اگر کوئی شخص گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے لیکن رمضان میں سچے دل سے توبہ کر لے تو اللہ اسے بھی جہنم سے آزادی عطا فرما سکتا ہے۔

عملی نکتہ: افطار کے وقت کی دعا افطار کا وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔ اس لیے اس مبارک وقت میں ہمیں کثرت سے دعا کرنی چاہیے، خاص طور پر جہنم سے آزادی کی دعا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَّقَاءِ مِنَ النَّارِ (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے آج کی رات جہنم سے آزاد کیا ہے)

اس دعا کا مطلب بہت سادہ ہے: ہم اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں ان خوش نصیب بندوں میں شامل فرمائے جنہیں اس نے اپنی رحمت سے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی ہے۔

عملی طریقہ: افطار سے پہلے دعا کیسے کریں؟

۱۔ ہاتھ اٹھا کر: دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ صرف زبان سے نہیں، بلکہ دل کی گہرائیوں سے اللہ سے مانگیں۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

۲۔ یقین کے ساتھ: اس یقین کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ ہماری دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔

۳۔ کثرت سے: افطار سے چند منٹ پہلے سے لے کر افطار تک اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔

مغفرت کی بنیاد: توبہ نصوح (سچی توبہ):

جہنم سے نجات اور اللہ کی مغفرت کا پہلا اور سب سے اہم ترین توبہ نصوح یعنی سچی اور خالص توبہ ہے۔ توبہ کا مطلب ہے گناہوں سے پلٹنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ توبہ کیا ہے؟

مثال: توبہ کا مطلب ہے اپنی غلطی کو ماننا، اس پر شرمندہ ہونا اور اسے دوبارہ نہ کرنے کا وعدہ کرنا۔ آپ اسے ایسے سمجھیں جیسے آپ کے کپڑوں پر کوئی گندگی لگ جائے تو آپ اسے صاف کرتے ہیں۔ اسی طرح، گناہ ہمارے دلوں پر گندگی کی طرح ہیں، اور توبہ اس گندگی کو صاف کرنے کا عمل ہے۔ یا جیسے آپ نے کوئی غلطی کر دی ہو اور آپ اسے سدھارنا چاہتے ہوں۔

توبہ نصوح کی اہمیت:

سچی توبہ کیوں ضروری ہے؟ توبہ نصوح کا مطلب ہے سچی اور خالص توبہ۔ یعنی صرف زبان سے معافی مانگنا کافی نہیں، بلکہ دل سے بھی اس گناہ کو چھوڑنے کا ارادہ ہو۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو گناہوں کی دلدل سے نکال کر پاکیزگی اور اللہ کے قرب کی طرف لے جاتا ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُم جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو تم سے دور کر دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہے ہیں کہ ہم سچی توبہ کریں، اور اس کے بدلے میں وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور ہمیں جنت میں داخل کریں گے جہاں خوبصورت نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کا ہم سے وعدہ ہے، اور اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

توبہ کی شرائط:

فقہاء کرام نے توبہ کی چند بنیادی شرائط بیان کی ہیں جن کا پورا کرنا توبہ کی قبولیت کے لیے ضروری ہے۔ آئیے انہیں سادہ زبان میں سمجھتے ہیں:

۱۔ گناہ پر ندامت (پچھتاوا):

یہ کیا ہے اور کیوں ضروری ہے؟ ندامت کا مطلب ہے اپنے کیے ہوئے گناہ پر سچے دل سے شرمندگی اور افسوس محسوس کرنا۔ یہ توبہ کی سب سے پہلی اور بنیادی شرط ہے۔ جب تک انسان کو اپنے گناہ پر افسوس نہیں ہوتا، وہ اسے چھوڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ ندامت اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے دل میں اللہ کا خوف ہے اور آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

مثال: جیسے اگر آپ نے کسی دوست کو غلطی سے نقصان پہنچا دیا ہو تو آپ کو اس پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے اور آپ معافی مانگنا چاہتے ہیں۔ اللہ کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہے۔

عملی قدم: ندامت کیسے پیدا کریں؟ اپنے گناہوں کو یاد کریں اور سوچیں کہ آپ نے اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ اللہ کی عظمت اور اس کی پکڑ کا سوچیں، اور یہ بھی سوچیں کہ اس گناہ کی وجہ سے آپ کو آخرت میں کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

۲۔ گناہ کو فوری ترک کرنا (چھوڑ دینا):

اس کا مطلب کیا ہے؟ جس گناہ میں آپ مبتلا ہیں، اسے فوراً چھوڑ دیں۔ اگر کوئی شخص گناہ کرتا رہے اور ساتھ ہی توبہ بھی کرتا رہے تو ایسی توبہ قابل قبول نہیں ہوتی۔ توبہ کا تقاضا ہے کہ گناہ کو مکمل طور پر ترک کر دیا جائے۔

مثال: جیسے اگر آپ کو پتا چلے کہ کوئی چیز زہر ہے تو آپ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں، اسے اپنے پاس نہیں رکھتے۔ اسی طرح، گناہ کو بھی فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔

عملی قدم: گناہ کیسے چھوڑیں؟ ان اسباب سے دوری اختیار کریں جو آپ کو گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اگر آپ کسی خاص جگہ یا لوگوں کی وجہ سے گناہ کرتے ہیں تو اس جگہ اور ان لوگوں سے دوری اختیار کریں۔ اپنے ماحول کو تبدیل کریں۔

آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ (عزم):

توبہ کی تیسری اہم شرط یہ ہے کہ آپ مستقبل میں اس گناہ کو دوبارہ نہ

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

کرنے کا مضبوط اور پختہ ارادہ کریں۔ یہ ارادہ صرف زبان سے نہیں، بلکہ دل کی گہرائیوں سے ہونا چاہیے کہ میں اب کبھی اس گناہ کے قریب نہیں جاؤں گا۔

مثال: ایسے جب آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپ کو کسی بیماری سے بچنے کے لیے پریزیسکریپشن دیتا ہے، تو آپ پختہ ارادہ کرتے ہیں کہ اب میں پریزیسکریپشن سے بچنے کا بھی پختہ ارادہ کریں۔

عملی قدم: ارادے کو مضبوط کیسے بنائیں؟ اللہ سے مدد مانگیں کہ وہ آپ کو گناہوں سے بچنے کی توفیق دے۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو آپ کو نیکی کی طرف راغب کریں۔

حقوق العباد کیا ہیں اور انہیں کیسے ادا کریں؟

اگر آپ کا گناہ صرف اللہ کے معاملے میں نہیں بلکہ کسی دوسرے انسان کے حقوق سے بھی متعلق ہے، مثلاً آپ نے کسی کا مال ہڑپ کیا ہو، کسی کو تکلیف پہنچائی ہو، کسی کی غیبت کی ہو، یا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہو، تو ایسی صورت میں صرف اللہ سے معافی مانگنا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ آپ اس بندے کا حق ادا کریں یا اس سے معافی مانگیں۔

مثال: جیسے اگر آپ نے کسی سے قرض لیا ہے تو آپ کو اسے واپس کرنا ہوگا۔ یا اگر آپ نے کسی کو برا بھلا کہا ہے تو آپ کو اس سے معافی مانگنی ہوگی۔

عملی قدم: اگر حق ادا نہ کر سکیں تو کیا کریں؟ اگر وہ بندہ دنیا میں موجود نہ ہو یا اس تک رسائی ممکن نہ ہو تو اس کے لیے کثرت سے دعا اور استغفار کریں اور

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کریں۔ اللہ سے امید رکھیں کہ وہ آپ کے اور اس بندے کے درمیان معاملہ درست فرمادے گا۔

سوال: کیا میری توبہ قبول ہوگی؟

جواب: جی ہاں! اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ اگر آپ سچے دل سے، ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ کو ضرور قبول فرمائے گا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بس آپ کو سچی توبہ کرنی ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا۔

آخری عشرہ، نبوی ﷺ معمول اور ہماری ذمہ داری:

رمضان المبارک کا آخری عشرہ سال کے تمام ایام میں سب سے زیادہ فضیلت والا اور برکتوں والا ہے۔ یہ وہ ایام ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ کی عبادات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا تھا اور آپ ﷺ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ یہ عشرہ ہمیں اللہ کا قرب حاصل کرنے اور جہنم سے آزادی پانے کا ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔

آخری عشرہ اس لیے خاص ہے کیونکہ اس میں شب قدر جیسی عظیم رات پوشیدہ ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ، یہ رمضان کا نچوڑ ہے، جیسے کسی پھل کا سب سے میٹھا حصہ۔ ان دنوں میں اللہ کی رحمتیں، برکتیں اور مغفرتیں اپنی انتہا پر ہوتی ہیں۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشَاءَ أَحْيَا اللَّيْلَ وَيُقِظُ أَهْلَهُ وَشَدَّ
الْمُزَرَ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو رات کو زندہ کرتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کمر کس لیتے۔

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے آخری عشرے کے تین اہم معمولات بیان کیے گئے ہیں، جو ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ آئیے انہیں سادہ زبان میں سمجھتے ہیں:

احیا اللیل (راتوں کو زندہ کرنا):

اس کا مطلب ہے کہ نبی اکرم ﷺ آخری عشرے کی راتوں میں سوتے نہیں تھے بلکہ انہیں عبادت، ذکر، تلاوت قرآن، نوافل (خاص طور پر تہجد) اور دعاؤں میں گزارتے تھے۔ یہ راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے، اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے وقف ہوتی تھیں۔

عملی قدم: ہم کیسے راتوں کو زندہ کریں؟ ان راتوں میں زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزاریں۔ تہجد کی نماز پڑھیں، قرآن کی تلاوت کریں، اللہ کا ذکر کریں (سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ)، اور خوب دعائیں مانگیں۔ اپنے موبائل فون اور ٹی وی سے دوری اختیار کریں تاکہ آپ کی توجہ نہ بھٹکے۔

نبی اکرم ﷺ صرف خود ہی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے اہل و عیال

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

(بیویوں، بیٹیوں) کو بھی جگاتے تھے تاکہ وہ بھی ان بابرکت راتوں کی فضیلت سے محروم نہ رہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نیکی کے کاموں میں اپنے گھر والوں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور انہیں بھی دین کی طرف راغب کرنا چاہیے۔
عملی قدم: گھر والوں کو پیار اور حکمت سے انہیں جگائیں، انہیں ان راتوں کی فضیلت بتائیں، اور ان کے ساتھ مل کر عبادت کریں۔ گھر میں ایک روحانی ماحول بنائیں جہاں سب مل کر اللہ کا ذکر کریں۔

کمر کس لینے کا کیا مطلب ہے؟

اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ دنیاوی معاملات سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے تھے اور مکمل طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ آخری عشرے میں ہمیں اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مرکوز کر دینی چاہیے اور دنیاوی مشاغل کو کم سے کم کر دینا چاہیے۔ بعض علماء نے اس سے مراد بیویوں سے کنارہ کشی بھی لی ہے تاکہ مکمل یکسوئی کے ساتھ عبادت کی جاسکے۔۔

عملی قدم: ہم کیسے کمر کس کریں؟ ان دنوں میں اپنے دنیاوی کاموں کو کم سے کم کریں۔ بازاروں میں گھومنے، فضول گپ شپ کرنے اور موبائل پر وقت ضائع کرنے سے بچیں۔ اپنی تمام تر توجہ اللہ کی عبادت پر مرکوز کر دیں۔

ہماری ذمہ داری:

نبی اکرم ﷺ کے ان معمولات کی روشنی میں، آخری عشرے میں ہماری

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنی عبادات میں اضافہ کریں، راتوں کو جاگ کر اللہ کی عبادت کریں، اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی طرف راغب کریں اور دنیاوی مشاغل سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ عشرہ ہماری مغفرت اور جہنم سے آزادی کا بہترین موقع ہے۔

اعتکاف: خلوت میں اصلاحِ نفس اور قربِ الہی:

دنیا سے کٹ کر اللہ سے جڑنا اعتکاف ایک عظیم عبادت ہے جو رمضان کے آخری عشرے میں کی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت دنیاوی مشاغل سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں اس کی عبادت کے لیے ٹھہر جانے کا نام ہے۔

اعتکاف کا مطلب ہے مسجد میں اللہ کے لیے ٹھہر جانا۔ یعنی آپ دنیا کے تمام کاموں سے کٹ کر کچھ وقت کے لیے صرف اللہ کی عبادت کے لیے مسجد میں قیام کریں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو دنیا کی رنگینیوں سے دور کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اعتکاف کی اہمیت کو ایسے سمجھیں:

جیسے آپ کا موبائل فون جب بہت زیادہ استعمال ہو جائے تو اس کی بیٹری کم ہو جاتی ہے اور اسے چارج کرنے کے لیے آپ اسے ساکت (Static) کر کے چارج سے لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح، ہماری روح بھی دنیاوی مشاغل میں الجھ کر کمزور ہو جاتی ہے، اور اعتکاف اسے روحانی طور پر چارج کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ ہمیں دنیا سے کٹ کر اللہ سے جڑنے کا موقع دیتا ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

نبوی ﷺ معمول:

رسول اللہ ﷺ کا دائمی معمول تھا کہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے: **أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تُوَفَّاهُ اللَّهُ** (نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی۔)

اس حدیث سے اعتکاف کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک اس سنت کو جاری رکھا۔ آپ ﷺ کا اعتکاف کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عبادت اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

اعتکاف کے فوائد:

اعتکاف کے بے شمار روحانی، نفسیاتی اور معاشرتی فوائد ہیں:

- 1 **قرب الہی کا حصول:** اعتکاف کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کے گھر میں اس کی عبادت میں مشغول ہو کر اس کا خاص قرب حاصل کرتا ہے۔ وہ اللہ کے گھر میں مہمان ہوتا ہے اور اللہ اپنے مہمانوں کا خاص خیال رکھتا ہے۔
- 2 **اصلاح نفس:** دنیاوی مشاغل سے دوری اور مسجد میں قیام انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے، اپنی خامیوں کو دور کرنے اور اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ انہیں سدھارنے کی کوشش کرتا ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

3 تلاوت و ذکر میں اضافہ: اعتکاف کے دوران انسان کو کثرت سے قرآن کی تلاوت، ذکر و اذکار اور دعاؤں کا موقع ملتا ہے۔ اس کا دل اللہ کے ذکر سے پرسکون ہو جاتا ہے۔

4 شب قدر کی تلاش: اعتکاف کرنے والا شخص شب قدر کو پانے کے لیے سب سے زیادہ مستحق ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اور شب قدر کی تلاش میں ہوتا ہے۔

5 دنیا سے بے رغبتی: اعتکاف انسان کو دنیا کی فانی چیزوں سے بے رغبت کر کے آخرت کی تیاری کی طرف مائل کرتا ہے۔ اسے دنیا کی حقیقت اور آخرت کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔

اعتکاف کے آداب:

اعتکاف کے دوران چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ آپ کا اعتکاف صحیح اور مکمل ہو:

1 اعتکاف کے لیے مسجد میں ٹھہرنا ضروری ہے، جہاں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو۔ خواتین اپنے گھر میں کسی مخصوص جگہ کو مسجد کی نیت سے اعتکاف کے لیے منتخب کر سکتی ہیں۔

2 اعتکاف کے دوران زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزاریں۔ قرآن کی تلاوت کریں، اللہ کا ذکر کریں، نوافل پڑھیں، دعائیں مانگیں، دینی کتابیں پڑھیں اور اپنے گناہوں پر غور کر کے توبہ کریں۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

3 اعتکاف کے دوران دنیاوی باتوں، فضول گپ شپ، موبائل فون کے بے جا استعمال اور دنیاوی کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ آپ کے اعتکاف کی روح کو متاثر کر سکتے ہیں۔

4 صرف ضروریات زندگی (جیسے قضائے حاجت، وضو، غسل) کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

5 اعتکاف کی نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں۔

سوال: کیا ہر کوئی اعتکاف کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ہر مسلمان مرد اور عورت اعتکاف کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اعتکاف کی شرائط کو پورا کرے۔ مرد مسجد میں اور عورتیں اپنے گھر میں کسی مخصوص جگہ پر اعتکاف کر سکتی ہیں۔

شب قدر۔ ہزار مہینوں سے بہتر رات:

رمضان کے آخری عشرے کی سب سے بڑی فضیلت شب قدر کا اس میں پوشیدہ ہونا ہے۔ یہ ایک ایسی رات ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے ہمیں عطا فرمائی ہے تاکہ ہم کم وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر سکیں۔

شب قدر کیا ہے؟

شب قدر کا سادہ مطلب ہے قدر و منزلت والی رات۔ یہ ایک ایسی رات

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ہے جس کی فضیلت اور اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ قرآنی آیت کی آسان تشریح: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ القدر میں اس رات کی عظمت کو بیان فرمایا ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ

ترجمہ: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس ایک رات میں کی جانے والی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں (تقریباً 83 سال اور 4 ماہ) کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ آپ سوچیں کہ اگر کوئی شخص 83 سال تک مسلسل عبادت کرتا رہے تو اسے کتنا ثواب ملے گا، اور شب قدر میں صرف ایک رات کی عبادت سے اتنا ہی ثواب مل جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ ﷺ کے لیے ایک عظیم تحفہ ہے تاکہ وہ کم وقت میں زیادہ ثواب حاصل کر سکیں۔

شب قدر کی تلاش:

نبی اکرم ﷺ نے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی 21 ویں، 23 ویں، 25 ویں، 27 ویں اور 29 ویں رات۔ یہ رات کسی ایک رات کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ان طاق راتوں میں سے کسی بھی رات میں ہو سکتی ہے۔

اس رات کی کیا نشانیاں ہیں؟:

اگرچہ اس کی کوئی خاص علامت متعین نہیں، لیکن بعض احادیث میں اس

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

کی کچھ نشانیاں بیان کی گئی ہیں، جیسے کہ وہ رات پر سکون ہوتی ہے، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی، اور صبح کا سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے (یعنی اس میں تیزی نہیں ہوتی)۔

عملی قدم: شب قدر کو کیسے پائیں؟ چونکہ یہ رات کسی ایک رات کے ساتھ خاص نہیں، اس لیے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرے کی تمام طاق راتوں میں عبادت کا اہتمام کریں تاکہ آپ کو شب قدر ضرور مل جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ترجمہ: اے اللہ! تو یقیناً بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرمادے۔

اس دعا کا مطلب بہت سادہ اور خوبصورت ہے: ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی صفت "عفو" (معاف کرنے والا) کے واسطے سے معافی مانگ رہے ہیں۔ یہ دعا شب قدر میں کثرت سے مانگنی چاہیے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کی التجا کی گئی ہے، جو کہ جہنم سے آزادی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

عملی قدم: یہ دعا کب اور کیسے مانگیں؟ شب قدر کی راتوں میں کثرت سے اس دعا کو پڑھیں، دل کی گہرائیوں سے، اور یقین کے ساتھ کہ اللہ آپ کو ضرور

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

معاف فرمادے گا۔

شب قدر میں درج ذیل عبادات کا خاص اہتمام کرنا چاہیے:

- 1 نوافل (تہجد): کثرت سے نوافل ادا کریں، خاص طور پر تہجد کی نماز۔
- تلاوت قرآن: قرآن مجید کی تلاوت کریں اور اس کے معانی پر غور کریں۔
- 2 ذکر و اذکار: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کریں، تسبیح (سبحان اللہ)، تحلیل (لا الہ الا اللہ)، تکبیر (اللہ اکبر) اور تحمید (الحمد للہ) پڑھیں۔
- 3 دعا و استغفار: اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں، اپنے والدین، رشتہ داروں اور تمام امت مسلمہ کے لیے دعا کریں، اور جہنم سے آزادی کی دعا کریں۔

رمضان کے بعد استقامت۔ قبولیت کی علامت:

رمضان المبارک کا مہینہ نیکیوں کی تربیت کا ایک بہترین کورس ہے۔ اس مہینے میں ہم جو نیک اعمال کرتے ہیں، ان کا مقصد صرف رمضان تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ ان کا اثر ہماری پوری زندگی پر ہونا چاہیے۔

نیکیوں کو جاری رکھنے کا عزم:

رمضان کا مہینہ ہمیں ایک طرح سے ٹریننگ کورس کرواتا ہے۔ جیسے کسی ادارے میں ملازمین کو کسی خاص کام کی ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ وہ اسے بہتر طریقے سے کر سکیں۔ اسی طرح، رمضان ہمیں نیکیوں کی عادت ڈالنے، گناہوں سے بچنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی ٹریننگ دیتا ہے۔ استقامت کیا

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ہے؟ استقامت کا سادہ مطلب ہے نیکی پر جسے رہنا، ثابت قدمی اختیار کرنا اور مستقل مزاجی سے نیک اعمال کرتے رہنا۔ یعنی رمضان میں جو نیک عادتیں ہم نے اپنائی ہیں، انہیں رمضان کے بعد بھی جاری رکھنا۔

سوال: ہماری عبادات قبول ہوئیں یا نہیں، کیسے پتہ چلے گا؟

جواب: یہ ایک بہت اہم سوال ہے۔ ہماری عبادات اللہ کے ہاں قبول ہوں یا نہیں، اس کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ اگر رمضان کے بعد بھی ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری عبادات کو قبول فرمایا ہے۔ اگر رمضان کے بعد ہم دوبارہ گناہوں کی طرف لوٹ جائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ ہماری عبادات میں خلوص کی کمی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

ترجمہ: اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت کے راستے پر چلتے ہیں اور نیکیوں پر ثابت قدم رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت میں مزید اضافہ فرمادیتے ہیں اور انہیں تقویٰ (پرہیزگاری) کی دولت سے نوازتے ہیں۔ یعنی نیکی پر استقامت مزید نیکیوں کا دروازہ کھولتی ہے۔

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

عملی قدم:

- 1 رمضان کے بعد تمام نیکیاں چھوڑنے کے بجائے، چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو جاری رکھیں، جیسے روزانہ قرآن کی تلاوت کا ایک حصہ، کچھ ذکر و اذکار، یا نفل نماز۔
- 2 نیک صحبت: نیک اور پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو آپ کو نیکی کی طرف راغب کریں اور گناہوں سے بچنے میں مدد دیں۔
- 3 اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ استقامت کی دعا مانگیں کہ وہ آپ کو نیکی پر ثابت قدم رکھے۔

چھ روزے۔ سال بھر کے روزوں کا ثواب:

رمضان کے بعد نیکیوں پر استقامت کا ایک بہترین عملی مظاہرہ شوال کے چھ روزے رکھنا ہے۔ یہ روزے نہ صرف نیکیوں کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہیں بلکہ ان کی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے۔

شوال کے روزے کیا ہیں؟

شوال کے روزے رمضان کے بعد آنے والے اسلامی مہینے شوال میں رکھے جانے والے چھ اضافی روزے ہیں۔ یہ فرض نہیں بلکہ نفل روزے ہیں، لیکن ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ترجمہ: جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ایسے ہے جیسے اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد شوال کے مہینے میں چھ روزے بھی رکھ لے تو اسے اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے پورے سال (360 دن) کے روزے رکھے ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ سال بھر کے روزوں کا ثواب کیسے؟ (سادہ حساب) اسلام میں ایک نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ہوتا ہے۔ اس حساب سے:

رمضان کے 30 روزے $30 \times 10 = 300$ روزوں کے برابر

ثواب۔

شوال کے 6 روزے $6 \times 10 = 60$ روزوں کے برابر ثواب۔

کل ثواب $300 + 60 = 360$ روزوں کے برابر۔

چونکہ قمری سال تقریباً 360 دنوں کا ہوتا ہے، اس لیے ان روزوں کو رکھنے سے انسان کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عملی طریقہ:

شوال کے چھ روزے عید الفطر کے فوراً بعد بھی رکھے جاسکتے ہیں اور شوال کے مہینے میں وقفے وقفے سے بھی۔ انہیں مسلسل رکھنا ضروری نہیں، بلکہ اپنی سہولت کے مطابق پورے مہینے میں کسی بھی دن رکھے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

مسلسل رکھنا ضروری نہیں، لیکن عید کے اگلے دن سے شروع کر کے مسلسل رکھنا زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے۔ آپ اپنی صحت اور مصروفیات کے مطابق انہیں رکھ سکتے ہیں۔

ایک کامیاب سفر کا اختتام اور نئے آغاز کا پیغام:

محترم قارئین! یہ جامع گائیڈ آپ کی رہنمائی کے لیے تیار کی گئی، تاکہ آپ رمضان کے آخری عشرے اور شوال کے چھ روزوں کی فضیلت سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور جہنم سے آزادی کے عظیم مقصد کو حاصل کر سکیں۔ ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کتنی وسیع ہے اور وہ کس طرح اپنے بندوں کو مغفرت اور نجات کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

۱۔ رمضان کی ہر رات جہنم سے آزادی کا اعلان ہوتا ہے، افطار کے وقت کثرت سے دعا کریں۔

۲۔ توبہ نصوح (سچی توبہ) جہنم سے نجات کی بنیاد ہے، جس میں ندامت، گناہ کا ترک، آسندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ اور حقوق العباد کی ادائیگی شامل ہے

۳۔ آخری عشرے میں نبی اکرم ﷺ کے معمولات (راتوں کو زندہ کرنا، گھر والوں کو جگانا، اور کمر کس لینا) کو اپنائیں۔

۴۔ اعتکاف کے ذریعے خلوت میں اصلاح نفس اور قرب الہی حاصل کریں۔

۵۔ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کریں اور اس میں

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

کثرت سے عبادت اور دعا کریں۔۔

۶۔ رمضان کے بعد نیکیوں پر استقامت اختیار کریں، یہ قبولیت کی علامت ہے۔۔

شوال کے چھ روزے رکھ کر پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصل کریں۔

یاد رکھیں! نیکیوں پر استقامت ہی اصل کامیابی ہے۔ رمضان کا مہینہ ایک آغاز ہے، اختتام نہیں۔ اس مہینے میں جو نیک عادتیں آپ نے اپنائی ہیں، انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں، کیونکہ یہی ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔ مزید رہنمائی: اگر آپ کے ذہن میں کوئی اور سوال ہو یا آپ کسی مسئلے پر مزید رہنمائی چاہتے ہوں تو اپنے مقامی عالم دین سے رجوع کریں۔ وہ آپ کی بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام مبارک ساعتوں سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری عبادت کو قبول فرمائے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا کر جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ آمین!

پاکستان کے سب سے بڑے صنعتی شہر کراچی میں ۱۹۷۸ء کو اسی شہر کے باسی اسلام کی آغوش میں نئے آنے والے گھرانے سے تعلق رکھنے والے وہ عظیم شہرہ آفاق دینی ادارہ جامعہ علوم الاسلامیہ اور جامعہ دارالعلوم کراچی سے

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

تعلیم حاصل کرنے والے مولانا محمد مفتی محمد نعیم ایک ادارہ قائم کیا، یہ اس ہونہار انقلابی نوجوان کا خواب تھا کہ وہ اس شہر میں ایک ایسا ادارہ قائم کرے جو نسلِ نو کی ہر دینی ضرورت پوری کرے اور اسلام کے آفاقی پیغام کو لیکر چلے، اللہ تعالیٰ نے بے سروسامانی کے عالم میں شروع ہونے والے اس نو مولود ادارے کو ایسا شرف قبولیت سے نوازا کہ وہ بہت کم عرصے میں تیزی سے ترقی کے مدارج طے کرتا ہوا اوج کمال تک پہنچ گیا۔ حفظ و ناظرہ قرآن کریم سے شروع ہونے والے اس مدرسے میں درسِ نظامی اردو پھر عربی میں معاش عربی شروع ہوا اور درجہ تکمیل تک پہنچا، دینی کے ساتھ عصری تعلیم بھی شروع ہوئی، سیکنڈری اور انٹر میڈیٹ سے ہوتا ہوا گریجویشن اور اسپیشلائزیشن تک کے مرحلے طے کئے گئے۔ ملکی کے ساتھ غیر ملکی طلبہ کو تعلیم دی جانے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے پچاس سے زائد ممالک کے طلبہ یہاں پڑھنے کیلئے آئے، رفتہ رفتہ تخصصات کا بھی سلسلہ شروع ہوا اور ان گنت فضلاء جامعات فقہ اسلامی، عربی ادب، حدیث و تفسیر میں تخصصات کیلئے آئے اور کسبِ فیض کرتے رہے، تحفیظ قرآن کا عالمی معیار کا نظام بنا، قرآن سے دلچسپی بڑھانے کیلئے قراءت کا عالمی مقابلوں کا سلسلہ چلا، تعلیمی پروگرام کے ساتھ رفاہی خدمات کا باقاعدہ نظم شروع کیا گیا، جو کامیابی کے ساتھ روبہ ترقی ہے، عالمی زبانوں کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا، عربی، انگلش اور چائیز زبانوں کے تخصصات قائم ہوئے، کمپیوٹر اور ابلاغ (میڈیا) میں مہارت پیدا کرنے کیلئے جدید معیار کا نظام بنا، چنانچہ اس وقت یہ عظیم ادارہ نہ صرف ایک اسلامی یونیورسٹی بلکہ ایک منظم

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

تحریک اور ہمہ جہت آرگنائزیشن کے طور پر اپنا وجود منوچکا ہے ایک ایسا جامع اور منفرد ادارہ جس میں علوم دینیہ کی تعلیم کے ساتھ علوم عصریہ کے کورسز، اصلاح معاشرہ، خدمت خلق، تقابل مذاہب و ادیان، ابلاغ و صحافت، نشر و اشاعت، تحقیق اور ریسرچ، کیریئر کونسلنگ وغیرہ کی خدمات اعلیٰ پیمانے پر انجام دی جا رہی ہیں، بانی جامعہ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کے جانشین مولانا مفتی ڈاکٹر نعمان نعیم اور ان کے برادر صغیر مولانا شیخ فرحان نعیم س عظیم ادارے کو اس وقت لیڈ کر رہے ہیں۔ جامعہ بنوریہ العالمیہ ایک عظیم دینی عصری تعلیمی، تربیتی، مشنری ادارہ ہے جس کی خدمات پاکستان کے طول و عرض سمیت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔

یہاں نو عمر بچوں بچیوں کیلئے اسلام کی بنیادی تعلیم و تربیت سے لیکر اعلیٰ تعلیم اور اختصاصی (اسپیشل کورسز) تک معیاری تعلیم دی جاتی ہے، دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا بھی معقول اور منفرد نظام ہے، تعلیم بالغان کا بندوبست ہے، طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ان کی رہائش علاج اور طعام بلکہ سکالر شپ کا بھی مضبوط انتظام ہے، عوام الناس کے شرعی مسائل کے حل کیلئے دار الافتاء والقضاء کا جدید تقاضوں سے ہم آہنگ شعبہ مصروف عمل ہے، جس میں مسائل کے زبانی اور تحریری جوابات کے علاوہ فریقین کے تنازعات کے علمی حل کا بھی باقاعدہ قانونی سلسلہ ہے، آن لائن فتویٰ بھی دیا جاتا ہے، یتیموں اور نو مسلموں کی تعلیم کے علاوہ ان کی مختلف اور متنوع مشکلات حل کرنے کیلئے قانونی اور معاشرتی جنگ بھی ادارہ لڑتا ہے، اساتذہ اور عملے کی رہائش گاہوں کے

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

ساتھ بیرون ملک سے تعلق رکھنے والوں کی فیملیز رکھنے اور ان کو پاکیزہ دینی ماحول اور اسلامی تعلیم فراہم کی جاتی ہے، غریب اور مستحق افراد کی ہر طرح کی مدد ہوتی ہے۔

جامعہ میں اس وقت پانچ ہزار سے زائد طلبہ اور طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ملک اور بیرون ملک جامعہ سے منسلک درجنوں ادارے اور مساجد خدمات دینیہ میں مصروف ہیں، ابلاغ خطابت اور تدریس کے ماہرین پیدا کرنے کیلئے خصوصی تدریسی کورس کرائے جاتے ہیں، ملک اور بیرون ملک کی متعدد یونیورسٹیز میں جامعہ کی سند منظور شدہ ہے، دینی کتب اور رسائل کی نشر و اشاعت کے علاوہ آڈیوز اور ویڈیوز کی شکل میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دفاع دین کا مواد بھی نشر ہوتا ہے۔

الحمد للہ! مدارس دینیہ مسجد نبوی ہی کی طرز پر کام کرتے ہیں اور اپنی وسعت کے مطابق اہل خیر کے تعاون سے دینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ مذکورہ شعبوں میں سے، جس قدر ممکن ہو، شعبے مدارس میں قائم ہوتے ہیں۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ میں پینسٹھ شعبہ جات ہیں، جن میں دینی و عصری تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، سماجی فلاح و بہبود، میڈیا، ٹریننگ ڈپارٹمنٹ سمیت ہر شعبہ فعال ہے اور معاشرے کے طبقات کی درست سمت راہ نمائی میں اپنا کردار، اپنی بساط سے بڑھ کر، ادا کر رہا ہے۔ یہاں صفہ کی طرز پر دینی مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس بھی ہے۔ قرآن کریم کی مکمل تعلیم کا انتظام بھی ہے۔ دینی علوم کی مکمل تعلیم بھی فراہم کی جاتی ہے۔ بنوریہ ویلفیئر کے ذریعے دور دراز

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

علاقوں میں ہینڈ پمپس بھی نصب کیے جاتے ہیں، مستحق گھرانوں کی مدد بھی کی جاتی ہے۔ شعبہ اعانت نو مسلم کے ذریعے اسلام قبول کرنے والے نو مسلم لوگوں کی مالی، اخلاقی و قانونی مدد بھی کی جاتی ہے۔ یہاں مفتیان کرام کا شعبہ بھی ہے، انٹرنیشنل دارالافتا سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی آن لائن راہ نمائی بھی کی جاتی ہے۔ تصنیف کا شعبہ بھی قائم ہے، جو مختلف کتب و رسائل اور ایک ضخیم تفسیر کے ذریعے زمانے کے تقاضوں کے مطابق امت مسلمہ کی تحریری راہ نمائی کر رہا ہے۔ شعبہ مساجد بھی قائم ہے۔ مسافر غیر ملکی مہمان طلبہ اور فیملیز کے لیے قیام و طعام کا بہترین بندوبست بھی ہے۔ (جامعہ بنوریہ عالمیہ کے گوناگوں شعبہ جات اور ان کی خدمات جاننے کے لیے جامعہ کا دورہ کیجیے یا ہمارے پراسپیکٹس کا مطالعہ کیجیے، اس مختصر رسالے میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔)

الغرض! جامعہ بنوریہ عالمیہ ایک وسیع المقاصد اور کثیر الاهداف کمیونٹی سینٹر ہے۔ ہم اب اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر جامعہ بنوریہ عالمیہ کے ساتھ ملحق مساجد کو مسجد نبوی کے طرز پر کمیونٹی سینٹر کی شکل دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کتابچہ اسی سلسلے کی ایک علمی کاوش ہے، جبکہ اس سمت میں عملی کام بھی ہو رہا ہے۔

جامعہ بنوریہ عالمیہ مجموعی طور پر ساٹھ سے زائد شعبہ جات پر مشتمل ہے، جس میں تیس تعلیمی اور تیس سے زائد غیر تعلیمی شعبے ہیں۔ ان تمام شعبہ جات کو منظم طریقے سے چلانے کے لیے جامعہ بنوریہ عالمیہ اہل خیر کے تعاون

جہنم سے چھٹکارا پائیے!

سے بجٹ بنانا ہے اور مہنگائی کے باوجود پانچ سو سے زائد ملازمین نیز پانچ ہزار سے زائد طلبہ و طالبات کی جملہ ضروریات کو بحسن و جود پورا کرتا ہے۔

رمضان المبارک سخاوت کا مہینہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سخاوت اس مہینے میں تیز آندھی کی طرح ہوتی تھی اور آپ سال بھر کی بہ نسبت زیادہ خرچ اس ماہ میں فرمایا کرتے تھے، کیونکہ اس ماہ میں ہر عمل کا اجر ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ میں صدقہ فطر بھی واجب کیا گیا ہے جو ہر فرد چھوٹے، بڑے کی طرف سے دینا واجب ہے۔ اسی طرح مسلمان اس ماہ میں اپنے اموال کی زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

مدارس دینیہ آپ کے زکوٰۃ، صدقات، فطرات، عطیات، فدیوں اور رکفاروں کی رقوم کے بہترین مصارف میں سے ہیں۔ جامعہ بنوریہ العالمیہ میں اپنا مال دینی ایک ایسی سرمایہ کاری ہے جس کا ثواب کبھی ختم نہ ہوگا کیونکہ اللہ نے اس دین کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور قیامت تک یہ دین باقی رہے گا۔ صدقہ جاریہ سمجھ کر بڑھ چڑھ کر جامعہ کے ساتھ تعاون کیجیے۔

وما توفیقی الا باللہ

دارالتصنیف و التحقیق (ریسرچ اینڈ ریسورس سینٹر)

● اس شعبے کے قیام کا مقصد جہاں دیگر تصنیفی خدمات ہیں وہیں ایک ایسی شاہکار تفسیر کی تیاری اور اشاعت ہے جو عوام الناس کو عام فہم اسلوب میں پیغامِ الہی سے روشناس کرا سکے، الحمد للہ! تفسیر ”روح القرآن“ اسی شعبے کے تحت جامعہ کے رئیس حضرت مفتی محمد نعیم صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں تیار ہو رہی تھی جو اب ان کے جانشین مولانا ڈاکٹر نعمان نعیم کی نگرانی میں اختتامی مراحل میں داخل ہو چکی ہے، الحمد للہ اس تفسیر کو اہل علم طبقے کے ساتھ ساتھ عوام الناس میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور جدید علمائے کرام نے اسے پسند فرمایا ہے۔

● شعبہ دارالتصنیف کے تحت دیگر نصابی اور غیر نصابی کتب بھی زیر طبع ہیں اور مختلف زبانوں میں بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں، اس شعبہ کے تحت ماہانہ موضوعاتی رسائل کا سلسلہ بھی چل رہا ہے، جسکی اشاعت ہر ماہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

● ماہانہ سلسلہ وار اصلاحی رسائل کی تعداد:

160 اس شعبہ کے تحت شائع ہونے والی اہم تصنیفات:

- 1- تفسیر روح القرآن 8 جلد مکمل 2- خمیری مسلمان 3- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 4- نماز (سوالاً جواباً) 5- تفسیر دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہؓ میں 6- تفسیر سورہ یاسین 7- فضائل قرآن عظیم
- 8- مستشرقین (تعارف، افکار و عزائم)

آئیں! اصلاحِ اُمت کے مشن کا حصہ بنیں!

جامعہ بنوریہ عالمیہ اپنے قیام سے لے کر اب تک الحمد للہ دینی خدمات کے ساتھ ساتھ وقت کی فکری اور عملی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریری میدان میں بھی امت کی راہ نمائی کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔ اس مبارک سلسلے کا آغاز ”ماہنامہ البنوریہ“ سے ہوا تھا، اس کے بعد ”ہفت روزہ اخبار المدارس“ کی اشاعت کے ذریعے اس سلسلے کو وقت کے تقاضوں سے ہم کیا گیا۔ پھر ضرورت اس بات کی محسوس کی گئی کہ ہر مہینے کی مناسبت سے امت کی فکری و علمی راہ نمائی کی جائے تاکہ وہ عمل و کردار کی راہوں میں کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھ سکے۔ چنانچہ شعبہ تصنیف و تحقیق کے تحت درج ذیل نظم قائم ہے:

سہ ماہی مجلہ ”التجدید“



اس کے علاوہ ہر تین ماہ بعد ایک وقیع فکری مجلہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ بروقت اشاعت، طباعت اور فوری ترسیل کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مالی تعاون ناگزیر ہے۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ حسب توفیق (ماہانہ، سہ ماہی یا سالانہ بنیاد پر) تعاون فرمائیں۔

سلسلہ اصلاحِ اُمت (ماہانہ رسائل)



یہ سلسلہ 2011ء سے تاحال پوری کامیابی سے جاری ہے۔ یہ رسائل کثیر تعداد میں شائع ہو کر ممبران کو بذریعہ ڈاک بھجوائے جاتے ہیں اور کراچی کی نمایاں مساجد، لائبریریز، ہسپتالوں اور عوامی انتظار گاہوں میں بھی رکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ ممبر شپ: صرف 3000 روپے

(کم زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔)

تمام ممبران کو ماہانہ رسائل اور سہ ماہی مجلہ مستقل بنیادوں پر بذریعہ ڈاک ارسال کیے جاتے ہیں۔

آپ کا تعاون صدقہ جاریہ اور آنے والی نسلوں کی دینی تربیت میں معاون ثابت ہوگا۔

ٹیلیفون: 021-32575228-021-32575229

موبائل/ واٹس ایپ: 03222-2394550 (مولانا محمد جنید صاحب)